

[1999] سپریم کورٹ ریوٹس 2.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

ٹی۔ سیواسبرامنیم اور دیگران

بنام

کاسیناتھ پجاری اور دیگران

31 اگست 1999

[وی این۔ کھرے اور ایس این۔ پھکن، جسٹسز]

کرایہ کنٹرول اور بے دخلی

تامل ناڈو بلڈنگ (لیز اینڈ رینٹ کنٹرول) ایکٹ، 1960- دفعات 10(3)(اے) (آئی) اور 10(3)(ای)۔ بے دخلی۔ حقیقی ضرورت۔ مکان مالک علیحدہ رہنے کا خواہش مند۔ ضرورت سے پیدا ہونے والی خواہش۔ ثبوت پیش کیا گیا تا کہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ ضرورت حقیقی تھی۔ کوئی خواہش کسی کی ضرورت کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ منعقد، جب مکان مالک کسی احاطے کی خواہش کرتا ہے، تو اسے اپنی درخواست میں احاطے کی اپنی ضرورت کا تعین کرنا چاہیے اور یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسی ضرورت حقیقی ہے۔ اس طرح محض خواہش ضرورت نہیں بن سکتی۔ اور بے دخلی کے لیے ایک بنیاد۔

دفعہ 25- نظر ثانی دائرہ اختیار۔ عدالت عالیہ۔ حقائق کی تلاش میں صرف اس وجہ سے مداخلت نہ کرنا کہ وہ نچلی عدالت کے نتائج سے متفق نہیں ہے۔ تاہم، جہاں کوئی نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے، عدالت عالیہ نچلی عدالت کے ذریعے درج کردہ اس طرح کے نتائج کو کالعدم قرار دینے میں جائز ہوگی۔

اپیل گزاروں نے رینٹ کنٹرولر کے سامنے ٹی این بلڈنگ (لیز اینڈ رینٹ کنٹرول) ایکٹ، 1960 کی دفعات 10(2)(ii) (a)، 10(2)(vii) اور 10(3)(a) کے تحت مدعا علیہان کو احاطے سے بے دخل کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ درخواست میں اپیل کنندہ نے احاطے کے لیے اپنی ضرورت کو بہت کم حقیقی طور پر بیان نہیں کیا۔ ایک کھلا گوشوارہ تھا کہ اپیل کنندہ اپنے والد سے الگ رہنا چاہتا تھا۔ رینٹ کنٹرولر نے درخواست کی اجازت دی اور بے دخلی کا حکم دیا۔ مدعا علیہان اپیلٹ کورٹ کے سامنے اپیل میں گئے اور اس نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی نظر ثانی کی درخواست کو منظور کر لیا اور اس بنیاد پر بے دخلی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا کہ اپیل کنندہ نے احاطے کے لیے اپنی حقیقی ضرورت کا تعین نہیں کیا۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ احاطے کی ضرورت کا عنصر اس وقت مضمحل ہوتا ہے جب کوئی مکان مالک اپنے والد سے الگ رہنا چاہتا ہے اور عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ صرف الگ رہنے کی خواہش احاطے کی ضرورت کو تشکیل دینے کے لیے کافی نہیں ہے، غلط ہے اور یہ کہ عدالت عالیہ کے لیے ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت اپنے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے نچلی

عدالتوں کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے ہم آہنگی نتائج میں مداخلت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1-1- خواہش کی ابتدا اس چیز سے ہوتی ہے جسے کوئی پسند اور ناپسند کرتا ہے اور ضروری ہے کہ یہ کسی کی ضرورت پر منحصر نہ ہو۔ لیکن بعض اوقات خواہش کسی کی ضرورت کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ لہذا جب کوئی مکان مالک کسی احاطے کی خواہش کرتا ہے، تو ٹی این بلڈنگ ایکٹ، 1960 کی دفعات 10(3)(اے) (آئی) اور 10(3)(ای) کی ضرورت یہ ہے کہ مکان مالک کو اپنی درخواست میں احاطے کی اپنی ضرورت کا تعین کرنا چاہیے اور یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسی ضرورت حقیقی ہے۔ ضرورت مخلص، حقیقی، دیانت دار اور نیک نیتی سے تصور کی جانی چاہیے۔ [147-جی-اچ]

حمید ہارڈ ویز اسٹورز بنام موہن لال سوکار، [1988] 2 ایس سی سی 513؛ امرجیت سنگھ بنام محترمہ خاتون تو امرین، [1986] 4 ایس سی سی 736 اور رام داس بنام ایشور چندر، [1988] 3 ایس سی سی 131، پر انحصار کیا۔

1.2- موجودہ معاملے میں، مکان مالک کی طرف سے اپنی درخواست میں یہ استدعا نہیں کی گئی تھی کہ وہ کچھ مجبور کرنے والی وجوہات کی بنا پر اپنے والد سے الگ رہنا چاہتا ہے اور اسی وجہ سے اسے احاطے کی ضرورت ہے۔ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ مکان مالک کو احاطے کی ضرورت تھی اور اس کی ضرورت حقیقی تھی۔ ریٹ کنٹرول اتھارٹی کے سامنے کرایہ داروں کی بے دخلی کے لیے ریکارڈ پر موجود واحد مواد مکان مالک کی محض اپنے والد سے الگ رہنے کی خواہش تھی۔ اس طرح کی خواہش اس احاطے کی ضرورت کا متبادل نہیں ہے جسے مکان مالک کو استدعا اور قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح، مکان مالک کی علیحدہ رہنے کی خواہش کرایہ داروں کو احاطے سے بے دخل کرنے کی درست بنیاد نہیں ہے۔ [148-اے-سی]

2.1- ایکٹ کا دفعہ 25 عدالت عالیہ کو نظر ثانی کا دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں کی باقاعدگی یا کسی بھی فیصلے یا منظور شدہ احکامات کی درستگی، قانونی حیثیت یا ملکیت کے بارے میں الفاظ "خود کو مطمئن کرنا" نگرانی کا اختیار ہے۔ عدالت عالیہ کو محض اس وجہ سے حقائق کے نتائج میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ عدالت عالیہ درج ذیل عدالتوں کے نتائج سے قرارداد نہیں ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 25 کے تحت عدالت عالیہ کے ذریعے استعمال کیا جانے والا اختیار مندرجہ ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ نتائج کے برعکس کسی مختلف نتیجے پر آنے کے لیے شواہد کا دوبارہ جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے کا اپیلٹ پاور نہیں ہے۔ لیکن جہاں درج ذیل عدالتوں کا نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے، ہائی کورٹ کو درج ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ اس طرح کے نتائج میں مداخلت کرنا جائز ہوگا۔ [148-سی-ای]

2.2- فوری معاملے میں نہ تو مکان مالک نے اپنی درخواست میں اپنے قبضے کے لیے احاطے کی ضرورت بیان کی ہے اور نہ ہی اس نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش کیا ہے کہ اس کی ضرورت حقیقی ہے۔ اس طرح کے شواہد کی عدم موجودگی میں، ریٹ کنٹرولر اور پہلا اپیلٹ اتھارٹی نے کرایہ داروں کو بے دخل کرنے کی ہدایت دے کر مکان مالک کی درخواست کی اجازت دینے میں قانون کے منافی

کام کیا۔ اس طرح، عدالت عالیہ کو نیچے دی گئی عدالت کے نتائج میں مداخلت کرنے میں مکمل طور پر جائز قرار دیا گیا۔ [148-ای-ایف]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1998: کا دیوانی اپیل نمبر 5388-5389۔

1994 کے سی۔ آر۔ پی نمبر کے آئی۔ ڈی۔ 2 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ٹی ایم سمپت اور بنام بالاجی

جواب دہندگان کی طرف سے بنام کرشنا مورتی، بنام بالا چندرن اور ٹی ہریش کمار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وی۔ این۔ کھرے، جسٹس۔ یہاں اپیل کنندگان زمیندار ہیں (اس کے بعد زمیندار کہا جاتا ہے)۔ مکان مالک نے ریٹ کنٹرولر کے سامنے تمل ناڈو بلڈنگ (لیزی ایڈ ریٹ کنٹرول) ایکٹ، 1960 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعات 10(2)(ii) (a)، 10(2)(vii) اور 10(3)(a)(i) کے تحت مدعا علیہان کرایہ داروں کو احاطے سے بے دخل کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ مدعا علیہان۔ کرایہ داروں نے احاطے کے لیے زمیندار کی مبینہ ضروریات کو مخلصانہ طور پر مسترد کرتے ہوئے مذکورہ درخواست کو چیلنج کیا۔ ریٹ کنٹرولر نے مکان مالک کی طرف سے دائر درخواست کی اجازت دی اور کرایہ داروں کو بے دخل کرنے کا حکم دیا۔ کرایہ داروں کی طرف سے پیش کی گئی اپیلوں کو بھی اپیلٹ اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے کرایہ داروں کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواستوں میں نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کے احکامات کو کالعدم قرار دیا اور نظر ثانی کی اجازت دی۔ عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ مکان مالک نے عرضی میں احاطے کے لیے اپنی ضرورت کو بہت کم حقیقی طور پر متعین نہیں کیا تھا، کرایہ داروں کے خلاف بے دخلی کا کوئی حکم منظور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے جس کے خلاف زمیندار ہمارے سامنے اپیل کر رہا ہے۔

اپیل کے تحت حکم کو دو بنیاد پر چیلنج کیا جاتا ہے۔ پہلی بنیاد یہ ہے کہ احاطے کی ضرورت کا عنصر اس وقت مضمحل ہوتا ہے جب کوئی زمیندار اپنے والد سے الگ رہنا چاہتا ہے اور عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ علیحدہ رہنے کی محض خواہش احاطے کی ضرورت کو تشکیل دینے کے لیے کافی نہیں ہے، غلط ہے۔ دوسری بنیاد یہ ہے کہ عدالت عالیہ کے لیے ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج میں مداخلت کرنا جائز نہیں ہے۔ معروف وکیل کے مطابق، عدالت عالیہ نے نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کے فیصلوں کو الٹتے ہوئے ایکٹ کے دفعہ 25 کے ذریعے اسے دیے گئے اپنے اختیارات کی خلاف ورزی کی ہے۔

فاضل وکیل کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے، متعلقہ توضیحات تعین کرنا مناسب ہے جس کے تحت مکان مالک نے کرایہ داروں کی بے دخلی کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ ایکٹ کی دفعات 10(3)(اے) (آئی) اور (ای) درج ذیل ہیں:

" 10(3)(ا) ایک مکان مالک، شق (د) توضیحات کے تابع، کرایہ دار کو مکان مالک کو عمارت کے قبضے میں رکھنے کی ہدایت دینے والے حکم کے لیے کنٹرولر کو درخواست دے سکتا ہے۔

(i) اگر یہ رہائشی عمارت ہے، اگر زمیندار اسے اپنے پیشے یا اپنے خاندان کے کسی فرد کے قبضے کے لیے چاہتا ہے اور اگر وہ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد متعلقہ شہر، قصبے یا گاؤں میں اپنی رہائشی عمارت پر قابض نہیں ہے۔

(e) کنٹرولر اگر مطمئن ہو کہ مکان مالک کا دعویٰ مخلصانہ ہے، تو کرایہ دار کو حکم دے گا کہ وہ مکان مالک کو اس تاریخ کو عمارت کے قبضے میں رکھے جو کنٹرولر کے ذریعے متعین کی جائے اور اگر کنٹرولر اتنا مطمئن نہیں ہے تو وہ درخواست کو مسترد کرنے کا حکم دے گا۔

مذکورہ بالا توضیحات محض پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مکان مالک کرایہ دار کے خلاف بے دخلی کا حکم طلب کر سکتا ہے (ا) اگر اسے اپنے قبضے یا اپنے خاندان کے کسی فرد کے قبضے کے لیے احاطے کی ضرورت ہو؛ اور (ب) مکان مالک یا اس کے خاندان کا کوئی فرد متعلقہ شہر، قصبے یا گاؤں میں اپنی رہائشی عمارت پر قابض نہیں ہے اور کرایہ دار کے خلاف بے دخلی کا حکم کرایہ کنٹرولر کے ذریعے اس وقت تک منظور نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ احاطے کے لیے مکان مالک کی ضرورت حقیقی ہے۔ موجودہ معاملے میں، مکان مالک نے ایکٹ کی دفعہ 10(3)(اے) (آئی) کے تحت دائر اپنی درخواست میں درج ذیل دعووں پر کرایہ داروں کو بے دخل کرنے کی درخواست کی۔

6 "درخواست کنندگان اب پہلے درخواست کنندگان کے والد کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ وہ اب اپنے والد سے دور آزادانہ طور پر رہنے کے خواہاں ہیں۔ درخواست کنندگان کا مدراس شہر میں اپنا کوئی مکان نہیں ہے اور ان میں سے کوئی بھی مدراس شہر میں اپنی رہائشی عمارت پر قابض نہیں ہے۔"

مذکورہ بالا دعووں سے پتہ چلتا ہے کہ مکان مالک نے کرایہ داروں کو صرف اس بنیاد پر بے دخل کر کے احاطے پر قبضہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے والد سے دور آزادانہ طور پر رہنا چاہتا ہے۔ غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا باپ سے الگ رہنے کی محض خواہش ہی احاطے کی ضرورت یا ضرورت ہوگی۔ حمید ہارڈ ویئر اسٹورز بنام موہن لال سوکار، [1988] 2 ایس سی سی 513 میں، اس عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا:

" ایک مکان مالک جو اپنی درخواست میں کامیاب ہونے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 10(3)(اے) (iii) کے تحت غیر رہائشی احاطے سے کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، اسے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اسے اس میں مذکور دیگر اجزاء کو ثابت کرنے کے علاوہ اس جگہ کی ضرورت ہے، کیونکہ دفعہ 10(3) کی شق (ای) دفعہ 10(3) کی ذیلی شق (iii) کے تحت دائر درخواست پر بھی لاگو ہوتی

ہے۔ لفظ دعویٰ کا مطلب ہے کسی واجب الادا چیز کا مطالبہ کرنا یا حق وغیرہ کی بنیاد پر مانگنا یا مانگنا۔ اس لیے ایکٹ کے دفعہ 10(3) کی شق (ای) میں لفظ دعویٰ کو زمیندار کی ضرورت یا اس کی مرضی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ لائق کا مطلب ہے جائز دعویٰ یا منصفانہ دعویٰ کرنا۔ کرایہ پر قابو پانے کے قانون کے تناظر میں جو کرایہ داروں کو غیر معقول بے دخلی سے تحفظ دینے اور ضرورت مند افراد کے درمیان عمارتوں کی مساوی تقسیم کرنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ اس کا دعویٰ حقیقی ہے، مکان مالک کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ اس احاطے پر قبضہ کرنے کا حقدار ہے جو کرایہ دار کے قبضے میں ہے۔

امر جیت سنگھ بنام محترمہ میں۔ خاتون قوامرین، [1986] 4 ایس سی سی 736 یہ قرار دیا گیا کہ مکان مالک کی حقیقی ضرورت کے لیے کرایہ دار کو بے دخل کرنے کے مقصد سے خواہش اور ضرورت کے درمیان فرق کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ رام داس بنام ایثور چندر، [1988] 3 ایس سی سی پیرا گراف 131 میں، یہ اس طرح منعقد کیا گیا تھا :

"مالک مکان کی ملکیت کی خواہش، چاہے وہ کتنی ہی ایماندارانہ کیوں نہ ہو، لامحالہ اس میں ایک ساپیکش عنصر ہے اور اس خواہش کو، ایک ضرورت بننے کے لیے، ضرورت کا معروضی عنصر ہونا چاہیے۔"

مذکورہ بالا فیصلوں سے یہ واضح ہے کہ مکان مالک کی اپنے والد سے الگ رہنے کی محض خواہش کو کرایہ دار کے زیر قبضہ احاطے کی ضرورت سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ خواہش کی ابتدا اس چیز سے ہوتی ہے جسے کوئی پسند اور ناپسند کرتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کا انحصار ضرورت پر نہ ہو۔ لیکن ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ بعض اوقات خواہش کسی کی ضرورت کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ لہذا جب کوئی مکان مالک کسی احاطے کی خواہش کرتا ہے، تو قانون کا تقاضہ یہ ہے کہ مکان مالک کو اپنی درخواست میں احاطے کی اپنی ضرورت کا تعین کرنا چاہیے اور یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسی ضرورت حقیقی ہے۔ ضرورت مخلص، حقیقی، دیانت دار اور نیک نیتی سے تصور کی جانی چاہیے۔ موجودہ معاملے میں ہمیں جو پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ مکان مالک نے اپنی درخواست میں یہ استدعا نہیں کی تھی کہ وہ کچھ مجبور کرنے والی وجوہات کی بنا پر اپنے والد سے الگ رہنا چاہتا ہے اور اسی وجہ سے اسے احاطے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت بھی نہیں ملتا جس سے یہ ظاہر ہو کہ مکان مالک کو احاطے کی ضرورت تھی اور اس کی ضرورت حقیقی تھی۔ رینٹ کنٹرول اتھارٹی کے سامنے کرایہ داروں کی بے دخلی کے لیے ریکارڈ پر موجود واحد مواد صرف زمینداروں کی اپنے والد سے الگ رہنے کی خواہش تھی۔ اس طرح کی خواہش اس احاطے کی ضرورت کا متبادل نہیں ہے جس کی درخواست اور قیام کے لیے مکان مالک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ مکان مالک کی علیحدہ رہنے کی خواہش کرایہ داروں کو احاطے سے بے دخل کرنے کے لیے درست بنیاد نہیں تھی۔ اس لیے ہمیں اپیل گزاروں کے لیے تعلیم یافتہ وکیل کے جمع کرانے میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔

جہاں تک دوسری درخواست کا تعلق ہے، ایکٹ کے دفعہ 25 میں استعمال ہونے والی زبان، جو عدالت عالیہ کو نظر ثانی کا دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے، بہت وسیع ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 25 کے تحت، عدالت عالیہ اپیلٹ اتھارٹی کے ریکارڈ کو طلب کر سکتی ہے اور اس کی جانچ کر سکتی ہے تاکہ اس طرح کی کارروائی کی باقاعدگی یا اس میں منظور کردہ کسی بھی فیصلے یا احکامات کی درستگی، قانونی حیثیت یا ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کر سکے۔ ایکٹ کے دفعہ 25 میں استعمال کیے گئے الفاظ خود کو مطمئن کرنا بلاشبہ نگرانی کا اختیار ہے، اور عدالت عالیہ کو محض اس وجہ سے حقائق کے نتائج میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ عدالت عالیہ درج ذیل عدالتوں کے نتائج سے قرارداد

نہیں ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 25 کے تحت عدالت عالیہ کے ذریعے استعمال کیا جانے والا یہ اختیار مندرجہ ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ نتائج کے برعکس کسی مختلف نتیجے پر پہنچنے کے لیے شواہد کا دوبارہ جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے کا اپیلٹ پاؤر نہیں ہے۔ لیکن جہاں درج ذیل عدالتوں کا نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے، عدالت عالیہ کو درج ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ اس طرح کے نتائج میں مداخلت کرنا جائز ہوگا۔ موجودہ معاملے میں ہمیں جو پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو مکان مالک نے اپنی درخواست میں اپنے قبضے کے لیے احاطے کی ضرورت بیان کی ہے اور نہ ہی اس نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش کیا ہے کہ اس کی ضرورت حقیقی ہے۔ اس طرح کے شواہد کی عدم موجودگی میں، ریٹائرڈ کنٹرولر اور فرسٹ اپیلیٹ اتھارٹی نے کرایہ داروں کو بے دخل کرنے کی ہدایت دے کر مکان مالک کی درخواست کی اجازت دینے میں قانون کے منافی کام کیا۔ ایسے حالات میں، عدالت عالیہ کا درج ذیل عدالتوں کے نتائج میں مداخلت کرنا مکمل طور پر جائز تھا۔ اس لیے ہم علمی مشورے کی دوسری پیش کش کو مسترد کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ہمیں اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا جو اس کے مطابق مسترد کی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

این جے

اپیلیٹ مسترد کر دی گئیں۔